سرکاری رپورٹ

چھٹا بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کی کارروائی

منعقدہ مورخہ ۲۲ جون ۱۹۹۴ء بمطابق ۱۱ محرم الحرام ۱۴۱۵ ہجری (بروز چہار شنبہ)

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۲
۲۔	وقفہ سوالات	۳
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۱۲
۴۔	ضمنی بجٹ ۹۴-۱۹۹۳ء پر عام بحث	۱۵
۵۔	ضمنی بجٹ کے مطالبات زر پر رائے شماری (ضمنی بجٹ منظور)	۱۷
۶۔	مالیاتی بل ۱۹۹۴ء پیش ہوا	۲۸

جلد

شمارہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ جناب اسپیکر ----- مسٹر عبدالوحید بلوچ

۲۔ جناب ڈپٹی اسپیکر ----- مسٹر ارجن داس بگٹی

افسران صوبائی اسمبلی

۱۔ سیکریٹری اسمبلی ----- مسٹر اختر حسین خاں

۲۔ جوائنٹ سیکریٹری ----- مسٹر عبدالفتاح کھوسو

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چھٹا بجٹ اجلاس

مورخہ ۲۲ جون ۱۹۹۴ء بمطابق گیارہ محرم الحرام ۱۴۱۵ ہجری

(بروز اتوار)

زیر صدارت جناب عبدالوحید بلوچ۔ اسپیکر

بوقت تین بجے (سہ پہر) صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ط وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ہ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ط اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ط

ترجمہ :۔ جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کردے اور عملاً وہ نیک اور مخلص ہو تو اس نے فی الواقع بھروسے کے قابل ایک بڑا مضبوط سہارا تھام لیا اور سارے معاملات کا آخری فیصلہ اللہ ہی کے ہاتھ ہے۔ اب جو کفر کرتا ہے تو اس کا کفر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو غمگین نہ کرے۔ ان سب کو ہماری ہی طرف تو پلٹ کر آنا ہے پھر ہم انہیں بتادیں گے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ (وما علینا الا البلاغ)

جناب اسپیکر :- جزاک اللہ۔ وقفہ سوالات۔ جناب عبدالرحیم شاہوانی صاحب اپنا سوال نمبر ۶۸ دریافت فرمائیں۔

X ۶۸ **نواب عبدالرحیم شاہوانی :-** کیا وزیر بی ڈی اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چھوتول کے لئے درآمد شدہ مشینری کھلے آسمان تلے پڑی ناکارہ ہو رہی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے اور ذمہ دار افراد کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اور اگر نہیں' تو اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر بی ڈی اے :-

(الف) یہ درست ہے کہ چھوتو ملز کے لئے درآمد شدہ مشینری بند کریٹوں میں موٹی پلاسٹک کی پیکنگ کے ساتھ ملز کے احاطہ میں موجود ہے اس لئے اس کے ناکارہ ہونے کا خدشہ نہیں ہے۔

(ب) جزو (الف) کا جواب بھی اثبات میں نہیں ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال نمبر ۸۶ سردار محمد اختر مینگل صاحب دریافت کریں۔

X ۸۶ **سردار محمد اختر مینگل :-** کیا وزیر بی ڈی اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بی ڈی اے کے راشی اور بدعنوان ملازمت سے برخاست شدہ آفیسروں کی دوبارہ غیر قانونی بحالی کے لئے کیسز Cases اور فائلوں یا کاغذات وغیرہ پر آپ کی معرفت کارروائی ہوئی ہے یا نہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ Cabinit Meeting میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ہر محکمے کا سیکریٹری / چیئرمین ہر کام متعلقہ وزیر کے نوٹس میں لائے گا۔

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بورڈ آف ڈائریکٹر کی میٹنگ کی اطلاع جو چیئرمین بی ڈی اے نے ان آفیسروں کی غیر قانونی بحالی کے لئے بلائی تھی اس کی اطلاع آپ کو دی گئی یا نہیں۔

وزیر بی ڈی اے :-

(الف) بی ڈی اے کے برطرف آفیسران کے معاملات کے متعلق میرے دور میں کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔

(ب) ہاں درست ہے۔

(ج) بی ڈی اے کے قواعد و ضوابط کی رو سے بورڈ آف ڈائریکٹر کی میٹنگ کی اطلاع وزیر متعلقہ کو دینا ضروری نہیں۔

سردار محمد اختر مینگل (ضمنی سوال) :- جناب اسپیکر! جواب کے جزو الف میں کہا گیا ہے (بی ڈی اے کے برطرف آفیسران کے معاملات کے متعلق میرے دور میں کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے" وزیر موصوف کے دور میں کیا فیصلہ ہوا تھا۔ کیا فیصلہ ان کے وقت میں نہیں ہوا تھا؟

سردار نواب خان ترین (وزیر بی ڈی اے) :- سردار صاحب یہ مسئلہ ہمارے سے پہلے کا ہے۔ اس کے بارے میں آپ کو میں عرض کروں گا کہ مسٹر فاروق کو برطرف کیا گیا تھا میری رپورٹ میں اس کو گورنمنٹ آف بلوچستان نے ٹمپریری Temprary طور پر رکھا تھا بعد میں اس کو معطل کیا گیا اس کا کیس اس وقت ابھی تک بورڈ آف ڈائریکٹرز کے زیر غور ہے جو فیصلہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کرے گا وہ ہمارے توسط سے اور صحیح دماغ سے فیصلہ ہوگا۔ صحیح فیصلہ کریں گے۔

جناب اسپیکر :- کوئی سپلیمنٹری سوال؟ صادق عمرانی صاحب اپنا سوال نمبر ۹۷ دریافت فرمائیں۔

X ۹۷ **محمد صادق عمرانی :-** کیا وزیر بی ڈی اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں

گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ امجد درانی بی ڈی اے میں جنرل مینجر کے عہدے پر کام کرتے رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعدد مالی اور انتظامی بے قاعدگیوں اور بدعنوانیوں کے الزامات کی بنیاد پر جنرل مینجر امجد درانی کے خلاف محکمہ بی ڈی اے میں مختلف قسم کی انکوائریاں کی گئی تھیں۔ جس میں چھوتو مل کی انکوائری بھی شامل تھی۔ جنکی وجہ سے وہ پانچ ماہ قبل معطل بھی رہا ہے؟

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ بتایا جائے کہ ان انکوائریوں کا نتیجہ کیا برآمد ہوا۔ انکوائریاں اب تک جاری ہین اور آفیسر مذکورہ مبینہ کرپشن کے الزامات سے بری الذمہ قرار نہیں دیا گیا تو اسے بحال کرکے دوسرے محکمہ میں ٹرانسفر کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ نیز امجد درانی کے خلاف یہ انکوائریاں کب تک مکمل ہوں گی اور اب یہ انکوائریاں کس مرحلے میں ہیں؟

(د) کیا یہ درست نہیں ہوگا کہ جنرل مینجر امجد درانی جب تک ان انکوائریوں سے بری الذمہ نہیں ہوتے تو انہیں معطل رکھا جائے اور اگر الزامات ثابت ہوجاتے ہیں تو انہیں گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔

وزیر بی ڈی اے

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) جناب محمد امجد درانی جنرل مینجر کے خلاف ادارہ ترقیات بلوچستان نے ۱۹۷۹ء میں کانک سمنگلی روڈ کے کیس میں انکوائری کی تھی۔ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۹۳ء کو آفیسر مذکور کو چھوتو ملز کے کیس کے سلسلے میں چیئرمین ادارہ ترقیات بلوچستان نے معطلی کے احکامات جاری کیئے تھے لیکن حکومت بلوچستان محکمہ ملازمتہاو عمومی نظم و نسق نے ۲۷ جولائی ۱۹۹۳ء کو مذکورہ آفیسر کے معطلی کے احکامات کو روک دیا تھا۔ جس کی بناء پر ان کے خلاف محکمانہ انکوائری

نہیں کی جا سکی۔

(ج) سمنگلی کانک روڈ کے کیس کی انکوائری کے نتیجے میں آفیسرمذکور کی ایک سالانہ ترقی روک دی گئی تھی۔ جہاں تک چھوتو ملز کے کیس کا تعلق ہے یہ کیس محکمہ انسداد رشوت ستانی کے زیر تفتیش ہے جب تک کسی آفیسر کے خلاف الزامات ثابت نہیں ہوجاتے اس وقت تک اسے کسی بھی عہدے پر تعینات کیا جا سکتا ہے۔ گوکہ انڈسٹریل ڈیپارٹمنٹ (جن کو ایک نقل بھیجی گئی تھی) ہمیں اطلاع نہیں دی مگر ذاتی کوششوں سے محکمہ ملازمتہاء و نظم و نسق سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۸ نومبر ۱۹۹۳ء کو صوبائی کونسل برائے انسداد رشوت ستانی کی میٹنگ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ چھوتو ملز کا کیس بمعہ ریکارڈ چیف منسٹر انسپکشن ٹیم کو مزید تفتیش کے لئے بھیجا جائے۔ کیونکہ ان کے پاس زیادہ وسائل اور فنی ماہرین ہیں۔ اس طرح اب یہ کیس چیف منسٹر انسپکشن ٹیم کے پاس زیر تفتیش ہے۔

مزید یہ کہ ان کا تبادلہ دوسرے محکموں میں محکمہ ملازمتہاء و عمومی نظم و نسق حکومت بلوچستان نے کیا ہے۔ مذکور آفیسر کی خلاف مزید کارروائی چیف منسٹر انسپکشن ٹیم محکمہ انسداد رشوت ستانی کی رپورٹ موصول ہونے کے بعد کی جا سکتی ہے۔

(د) کسی بھی ملازم کو غیر معینہ مدت تک کے لئے معطل نہیں رکھا جا سکتا اور نہ ہی ایک کیس میں بار بار معطل کیا جاتا ہے۔

وزیر بی ڈی اے :- جواب موجود ہے اگر اسے پڑھا ہوا تصور کریں۔

میر محمد صادق عمرانی :- آپ پڑھ کر سنائیں۔

جناب اسپیکر :- Any supplementary

میر محمد صادق عمرانی :- جناب اسپیکر! حکومت تسلیم کرتی ہے کہ اس افسر کے خلاف حکومت کے پاس واضح ثبوت موجود ہیں لیکن پھر بھی افسر متعلقہ بار بار عہدوں پر لگایا جا رہا ہے کیا وزیر موصوف اس کی وضاحت کریں گے؟

وزیر بی ڈی اے :- جناب اس کے خلاف ایک مسئلہ تو ثابت ہوا ہے اس کی سزا ہم اس کو دے چکے ہیں۔ انہوں نے روڈ بنانے کے لئے میونسپل کمیٹی چمن سے رولر حاصل کیا تھا اس سے اس افسر نے صحیح طریقہ سے کام نہیں لیا اور اس کا صحیح استعمال نہیں کر سکا جس کے نتیجے میں پچاس ہزار روپے بی ڈی اے کو نقصان ہوا اس میں۔ اس کی ایک سالانہ ترقی روک دی گئی ہے باقی دوسرا کیس جو چیف منسٹر انسپکشن ٹیم کے پاس ہے جس کا وہ فیصلہ کرے گی انشاء اللہ ہم صحیح طریقہ سے صحیح فیصلہ ہوگا۔ ہم اس کے مطابق عمل کریں گے۔

میر محمد صادق عمرانی :- کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند کریں گے کہ وزیر اعلیٰ کی انسپکشن ٹیم برائے انسداد رشوت ستانی کمیٹی کب تک اس سلسلے میں رپورٹ دے گی؟

وزیر بی ڈی اے :- وہ بااختیار ادارہ ہے ہماری کوشش ہوگی وہ جلد از جلد اپنی رپورٹ مرتب کرے اور ہمارے پاس بھجوائے ہم انشاء اللہ اس پر جلد از جلد عمل کریں گے۔

جناب اسپیکر :- سوال نمبر ۶۹ نواب عبدالرحیم شاہوانی صاحب دریافت کریں گے۔

(معزز رکن کی غیر موجودگی میں جناب ارجن داس بگٹی صاحب نے دریافت کیا)

X ۶۹ نواب عبدالرحیم شاہوانی :- (جناب ارجن داس بگٹی نے دریافت کیا)

کیا وزیر بلدیات از راہ کرام مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کارپوریشن کوئٹہ میں سخت عوامی احتجاج کے باوجود انتخابات نہیں کرائے جا رہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کارپوریشن کے انتخابات کے لئے حلقہ بندیوں کی از سر نو تشکیل اور انتخابات کے لئے ایک ٹریبونل قائم کیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹریبونل نے اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کردی۔

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو ٹریبونل کی رپورٹ اب تک شائع نہ کرنے کی وجہ کیا ہے؟ نیز

(ہ) حکومت انتخابات کرانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر بلدیات

(الف) جی نہیں انتخابات نہ کرانے کی وجہ میونسپل کارپوریشن کی حدود کا عدم تعین ہے جس کا سبب مختلف آراء ہے۔

(ب) جی نہیں ٹریبونل کارپوریشن کی حدود کے تعین نہ کہ حلقہ بندی کی سفارشات کے لئے قائم کیا گیا تھا۔

(ج) جی ہاں۔ مگر رپورٹ حلقہ بندی کی نہیں بلکہ میونسپل حدود کے بارے میں ہے۔

(د) ٹریبونل کی رپورٹ و سفارشات حکومت کی تشکیل کردہ کمیٹی کے زیر غور ہے۔

(ہ) جی ہاں

جناب اسپیکر :- سوال نمبر ۱۴۵ سردار ڈاکٹر محمد حسین صاحب دریافت فرمائیں۔

(معزز رکن کی غیر موجودگی میں محمد صادق عمرانی صاحب نے دریافت کیا)

X ۱۴۵ ڈاکٹر محمد حسین :- (مسٹر محمد صادق عمرانی نے دریافت کیا)

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوئٹہ میونسپل کارپوریشن اور کوئٹہ کینٹ کے ملٹری حکام کے درمیان روزانہ گیلن کے حساب سے سپن کاریز ڈیم، ہنہ اوڑک اور ولی تنگی ڈیم سے پانی کی تخصیص کے بارے میں کوئی معاہدہ ہوا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ معاہدہ کے تحت کوئٹہ میونسپل کارپوریشن کو روزانہ کس قدر گیلن پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔ نیز کیا حکومت مذکورہ معاہدہ کی نقول

ایوان میں پیش کرنا پسند کرے گی؟

وزیر بلدیات

(الف) جی ہاں۔ پینے کے پانی کی سپلائی کے بارے میں دو معاہدے بالترتیب ۱۹۲۸ء اور ۱۹۳۲ء کو ہوئے۔ نقول آخر پر ضمیمہ الف ملاحظہ فرمائیں۔ ولی تنگی ڈیم پر بھی کوئٹہ میونسپل کارپوریشن سے معاہدوں کے مطابق مبلغ =/۲۳۰۳۳۳ روپے اقساط کی صورت میں ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۲ء تک ادا کئے۔

(ب) معاہدوں میں دی گئی شرائط پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ اب کوئٹہ میونسپل کارپوریشن کو صرف تین لاکھ گیلن پانی یومیہ مل رہا ہے جو کہ ناکافی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال نمبر ۱۴۶ ڈاکٹر محمد حسین صاحب۔

X ۱۴۶ **ڈاکٹر سردار محمد حسین :-** کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کوئٹہ میونسپل کارپوریشن کی چونگی کی حدود کیا ہیں؟

(ب) کیا نوٹیفکشن کے مطابق کوئٹہ چھاؤنی کی باؤنڈری اور ہنہ لیویز پوسٹ' ہنہ روڈ کے درمیان علاقہ چونگی کی حدود سے باہر ہے۔ نیز کیا حکومت اس گزٹ نوٹیفکشن جس میں چونگی حدود کا تعین کیا گیا ہے ایوان میں پیش کرنا پسند کرے گی۔

وزیر بلدیات :- میونسپل کارپوریشن کی حدود کا نوٹیفکشن ضمیمہ ب ملاحظہ ہو۔ یہاں یہ واضح کردینا ضروری ہے کہ اس وقت میونسپل کارپوریشن کنٹونمنٹ بورڈ' یونین کونسل کچھی بیگ کوتوال' ہلیلی اور شادیزئی کے لئے بھی محصول چونگی کی وصولی کررہی ہے۔ لہٰذا ان علاقوں کی حدود بھی چونگی حدود میں شامل ہے۔ کنٹونمنٹ بورڈ کی چونگی کی آمدن کا ۱۵ فیصد سالانہ اور چاروں یونین کونسلوں کو دو فیصد سالانہ ادا کیا جارہا ہے۔

(ب) جی ہاں' کوئٹہ چھاؤنی کی باؤنڈری اور ہنہ لیویز پوسٹ ہنہ روڈ کے درمیان کا علاقہ

چوکی کی حدود سے باہر ہے۔ یہاں یہ واضح کردینا ضروری ہے کہ چوکی پوسٹ کے لیویز پوسٹ پر قیام پاکستان سے قبل حفاظتی مقاصد کے پیش نظر قائم کیا گیا تھا۔

جناب اسپیکر :- سوال نمبر ۱۹۲ سردار محمد اختر مینگل۔

X ۱۹۲ سردار محمد اختر مینگل :- کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا درج ذیل کاموں کے لئے کھلے Open ٹینڈر ہوئے ہیں یا کہ پری کوالیفکیشن ٹینڈر طلب کئے گئے تھے۔ ہر دو صورتوں میں اخبار کا نام تاریخ مذکورہ کاموں کا ریٹ اور ورک آرڈر کے جاری کرنے کی تاریخ بھی بتلائی جائے؟

۱۔ زرغون روڈ پر گرائمر اسکول کے قریب پل کی تعمیر۔

۲۔ سلاٹر ہاؤس تحتانی روڈ پر سلاٹر ہاؤس کی تعمیر۔

۳۔ نیو زرغون روڈ پر فٹ پاتھ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اخبارات کے ذریعے جو ٹینڈر طلب کئے گئے تھے ان میں کم ترین ریٹ کیا تھے؟

وزیر بلدیات :- جناب وزیر اعظم پاکستان کی گرانٹ برائے ترقی و خوبصورتی کوئٹہ شہر پر عملدرآمد کے لئے حکومت بلوچستان نے ایک کمیٹی تشکیل دی جس کے پروجیکٹ ڈائریکٹر کمشنر کوئٹہ ڈویژن ہیں۔ حکومت بلوچستان کی تشکیل کردہ پروجیکٹ کمیٹی اور محکمہ ترقیات و منصوبہ بندی حکومت بلوچستان کی منظوری کے بعد مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ماہ دسمبر ۱۹۹۳ء میں پری کوالیفائی نوٹس بورڈ کے ذریعے ریٹس طلب کئے گئے۔

۱۔ زرغون روڈ پر گرائمر اسکول کے قریب پل کی تعمیر۔

۲۔ تحتانی روڈ پر سلاٹر ہاؤس کی تعمیر۔

۳۔ نیو زرغون روڈ پر فٹ پاتھ۔

جن کی با قاعدہ مکمل جانچ پڑتال کی جاکر پی ڈی ڈبلیو پی حکومت بلوچستان سے منظوری حاصل کی گئی اور ٹھیکیداروں کو ورک آڈر جاری کردیئے گئے۔ تاریخ حسب ذیل ہے۔

۱۔ ریٹ طلب کرنے کی تاریخ ۱۹ دسمبر ۱۹۹۳ء

۲۔ ورک آرڈر جاری کرنے کی تاریخ ۵ مارچ ۱۹۹۴ء

(ب) جیسا کہ جزو (الف) میں ذکر ہے موزوں پری کوالیفائی ٹھیکیداروں سے نوٹس بورڈ کے ذریعے مندرجہ بالا کاموں کے ریٹس طلب کئے گئے جس کی با قاعدہ منظوری پی ڈی ڈبلیو ڈی سے حاصل کی گئی کم ترین نرخ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ زرغون روڈ پر گرائمر اسکول کے قریب پل کی تعمیر ۱۰۳ فیصد زائد۔

۲۔ تختانی روڈ پر سلاٹر ہاؤس کی تعمیر ۱۰۴ فیصد زائد

۳۔ نیو زرغون روڈ پر فٹ پاتھ سیول ورک ۲۵۰۲ فیصد زائد

روڈ ورک ۱۰۱ ۵ فیصد بلیو

(کمپوزشیڈول ریٹس آف ۱۹۹۲ء)

سردار محمد اختر مینگل :- جناب اسپیکر! جیسا کہ وزیر موصوف سے عرض کیا گیا ہے "اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو اخبارات کے ذریعے جو ٹینڈر طلب کئے گئے تھے ان میں کم ترین ریٹ کیا تھے؟" اخباروں کے جو نام تھے ہم نے ان کی تفصیل مانگی تھی۔

وزیر بلدیات :- جناب والا! اسمبلی کو اسچن Question تو ہمارا ہے نہیں۔ کیونکہ یہ پیسے ہمارے پاس ہیں نہیں اور یہ پیسے جو ہمیں اس کے لئے گورنمنٹ نے ایک کمیٹی بنائی تھی جس نے یہ پیسے کمشنر کوئٹہ کو دے دیئے تھے کام کرنے کے لئے۔ یہ پیسے ہمارے ہیں نہیں لہٰذا یہ کواسچن بنتا ہی نہیں ہے۔ ویسے میں نے اس سوال کا جواب آپ کو دے دیا ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال نمبر ۱۹۳ سردار محمد اختر مینگل صاحب

X ۱۹۳ **سردار محمد اختر مینگل :-** کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع

فرمائیں گے کہ

فل ٹائم ایڈ منسٹریشن کی موجودگی میں کوئٹہ' بیوٹی فیکشن کی رقم کس ادارے کے پاس ہے۔ اگر یہ رقم کمشنر کوئٹہ کے پاس ہے تو بلدیہ عظمیٰ کوئٹہ کے فرائض منصبی کیا ہیں۔

وزیر بلدیات :- بیوٹی فیکشن کی رقم جناب کمشنر کوئٹہ ڈویژن (بحیثیت پروجیکٹ ڈائریکٹر) کی صوابدید پر رکھی ہے۔ بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء کے تحت میونسپل کارپوریشن کی حدود میں کسی قسم کی ترقیاتی سرگرمیاں کرنا میئر/ ایڈ منسٹریٹر کے فرائض منصبی میں شامل ہیں۔

جناب اسپیکر :- ضمنی بجٹ پر تقریر کے لئے ممبران اسمبلی نے اپنے نام سیکریٹری اسمبلی کو لکھادیں رخصت کی درخواست ہو تو سیکریٹری اسمبلی پیش کریں۔

رخصت کی درخواستیں

مسٹر اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی) :- سردار محمد طاہر خان لونی وزیر صحت نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر ۲۲ اور ۲۳ جون کے لئے اجلاس سے درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی :- میر سردار چاکر خان ڈومکی رکن اسمبلی نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر ۲۲ جون سے ۲۷ جون تک اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی :- نواب عبدالرحیم خان شاہوانی نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر

۲۲جون اور ۲۳جون کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی :- جام محمد یوسف سینئر وزیر سرکاری دورہ پر لسبیلہ تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے ۲۲اور ۲۳جون کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- تحریک استحقاق یا کوئی تحریک التواء؟

محمد صادق عمرانی :- جناب والا! میں نے تحریک استحقاق نمبر ۱۰ پیش کی ہے۔

تحریک یہ ہے کہ ۱۶ جون ۱۹۹۴ء کو صوبائی وزیر آبپاشی و برقیات حمید خان اچکزئی نے اسمبلی فلور پر کہا کہ میں اس ملک کو' اس کے آئین کو اور بوگس اسمبلی کو نہیں مانتا ہوں جس سے اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا اسمبلی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر :- اس پر اس دن بھی بات ہوئی تھی کہ جو الفاظ انہوں نے کہے تھے میں نے اس دن کی اسمبلی کارروائی سے حذف کردیئے تھے۔ آپ نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے اس کے بارے میں آپ کو بذریعہ مراسلہ اطلاع کردی جائے گی۔ کیونکہ وہ تحریک استحقاق بنتی ہی نہیں ہے جو واقعہ تھا وہ الفاظ اسمبلی کی کارروائی سے حذف کردیئے گئے ہیں۔

میر محمد صادق عمرانی :- جناب والا! آپ نے اس دن وہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے چونکہ میں مزید اس سلسلہ میں کچھ دستاویزات لایا ہوں۔ کیونکہ وزیر موصوف اس ایوان کے اندر موجود ہیں وہ ۱۰۹' ۳۰۲' ۱۴۹' ۱۴۸' ۱۴۷ تعزیرات پاکستان کے دفعات میں

اشتہاری ملزم ہے اور اس ایوان کے اندر موجود ہے۔ میں نے اس وجہ سے تحریک استحقاق پیش کی ہے کیونکہ میں ایک دستاویزاتی فلم بھی لے کر آیا ہوں۔ ان کی پوری دہشت گردی' افغانستان میں ان کے جو کیمپس ہیں' گلستان میں جتنے قتل ہوئے ہیں' جو کچھ ہوا ہے اس پر دستاویزی فلم لایا ہوں تاکہ میں پیش کرتا ہوں۔ آپ اس پر اسمبلی کی کارروائی کو روک کر پوری ک ....

جناب اسپیکر :- اگر اس پر آپ علیحدہ کوئی تحریک لانا چاہتے ہیں تو لے آئیں اگر وہ قانون کے مطابق ہوگی تو اسے ہم ہاؤس میں لے آئیں گے۔ اگر نہیں تو .... (مداخلت)

مسٹر محمد صادق عمرانی :- جناب اسپیکر صاحب! میری ایک ریکویسٹ Request ہے۔ جتنے بھی پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈر یہاں موجود ہیں اور پریس کی موجودگی میں فلم ان کو دکھائی جاسکے۔

جناب اسپیکر :- آپ تشریف رکھیں' یہ ہاؤس ہے۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) :- جناب اسپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ وضاحت کرسکوں۔ میں اس دن اسمبلی میں موجود نہیں تھا۔ لیکن بدقسمتی سے یہ مسئلہ یہاں اٹھ کھڑا ہوا۔ ایسے ایشو اٹھائے گئے جو ہم سب کے لئے مناسب نہیں تھے۔ صادق عمرانی صاحب کوئی ویڈیو کیسٹ لے کر آئے ہیں اور کوئی دستاویزات تو وہ جاکر ایف آئی آر درج کرادیں۔ قانون اپنی کارروائی کرے گا۔

مسٹر محمد صادق عمرانی :- جناب والا! ایک ایف آئی آر تو درج ہے۔ میں نے دفعات بنادی ہیں اس بارے میں کچھ کہیں گے؟

قائد ایوان :- ایف آئی آر Lodge ہے اس پر قانونی کارروائی ہوگی۔

جناب اسپیکر :- قائد ایوان نے کہہ دیا کہ ایف آئی آر درج ہے اس پر قانونی کارروائی ہوگی۔

مسٹر عبید اللہ بابت :- جناب والا! صادق صاحب نے اس دن پشتون قوم کا استحقاق مجروح کیا تھا انہوں نے پشتون قوم کو بلوچ کہا تھا۔

جناب اسپیکر :- ضمنی مزانیہ بابت سال ۹۴-۱۹۹۳ء پر عام بحث۔ میں لیڈر آف دی اپوزیشن سے کہوں گا کہ وہ اپنی بحث کا آغاز کریں۔

ضمنی بجٹ بابت سال ۹۴-۱۹۹۳ء پر عام بحث

سردار محمد اختر مینگل :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے کیونکہ آج سپلیمنٹری بجٹ پیش کیا جارہا ہے یہ آپ کے علم میں ہے۔ نہ جانے ہم اس حکومت کو کن معنی میں شمار کریں۔ بجٹ وہ ہوتا ہے جب اس کی اسمبلی سے منظوری دی جائے۔ اس کے اخراجات کا اور پھر اسے خرچ کیا جائے۔ اب ہم سن رہے ہیں کہ رقم پہلے خرچ کی گئی ہے۔ اب جب کہ رقم خرچ کی جاچکی ہے تو ایوان میں اس کی منظوری کا فائدہ کیا ہے۔ ہمیشہ ایسا ہی ہوت اہے تو ہم بھی ہمیشہ کی روایتوں کو برقرار رکھیں گے۔ تو پھر یہ الزام تراشیاں نہ کی جائیں۔ جب اپوزیشن کی طرف سے کسی نکتہ پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ آپ کے وقت میں وہ ہوا تھا۔ ہم ایسا کرنے والے نہیں ہیں۔ آپ کے وقت میں وہی ہورہا ہے جو پچھلے وقتوں میں ہوا تھا۔ جناب اسمبلی میں کسی بھی سلسلہ میں بجٹ پر بحث ہوتی ہے اور جس بجٹ کو اسمبلی منظور کرتی ہے تو وہ ایوان کی پراپرٹی بن جاتی ہے۔ اس میں چھنجھوڑ لانا اس میں ردوبدل لانا یا اس میں کوئی تبدیلی کرنا ہو تو وہ صرف ایوان ہی کرسکتا ہے۔ لیکن دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ ایوان سے منظوری لی جاتی ہے اس کے مقابلہ میں اس میں ردوبدل لائی جاتی ہے۔ جب ایوان میں بجٹ پیش ہوتا ہے اس پر ایوان میں بحث و مباحثہ ہوتا ہے جیسا کہ ابھی اس کی ابتداء ہورہی ہے۔ بحث و مباحثہ کے بعد وہ بجٹ منظور کیا جاتا ہے۔ اس کی منظوری کے بعد اس میں

جھنجوڑلانا اس میں Pluse اور Minus لانا وہ صرف ایوان ہی کا کام ہے۔ یعنی کسی پر ایوان سے دس ارب کی منظوری دی گئی ہے اور اس میں سپلیمنٹری ایک ارب بارہ کروڑ اور ایڈ کئے گئے تھے۔ اب یہ کہاں ایڈ کئے گئے ہیں۔ دیکھا جائے۔ لاء اینڈ آرڈر ویسے تو ہمارے موجودہ حکمران بھی تسلیم کر رہے ہیں۔ لاء اینڈ آرڈر کا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ لیکن اگر دیکھا جائے بقول حکمرانوں کے کہ امن و امان کا مسئلہ بلوچستان میں موجود نہیں۔ ۹۴-۱۹۹۳ء میں پچانوے کروڑ خرچ کئے گئے کیا یہ ناکافی تھے کہ اس میں ایک کروڑ پچیس لاکھ روپے کا اور اضافہ کیا گیا ہے۔ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال تو بہتر ہے۔ دوسرے صوبوں کے مقابلے میں ایک کروڑ پچیس لاکھ کی جو رقم صرف کی گئی ہے وہ کن بنیادوں پر کی گئی ہے۔ دوسرا جو بڑا شعبہ ایس اینڈ جی اے ڈی ہے۔ ۹۴-۱۹۹۳ء کے ترمیمی بجٹ میں ایک ارب تیرہ کروڑ روپے رکھے ہیں جو کہ اس وقت کے اخراجات جاریہ کا آٹھواں حصہ بنتا ہے جس میں ترمیم کے وقت تینتیس کروڑ روپے کا اضافہ کیا گیا تھا۔ مگر سپلیمنٹری بجٹ میں مزید تیس کروڑ روپے کا اضافہ کیا گیا۔ اس کے کیا معنی ہیں کہ مزید تیس کروڑ روپے کا سپلیمنٹری بجٹ میں اضافہ کیا گیا ہے۔ اس طرح ۹۴-۱۹۹۳ء کے حقیقی بجٹ میں ۶۳ کروڑ روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ یعنی حقیقی جو بجٹ ہے ۶۳ کروڑ کے مقابلے میں اسی کروڑ روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ سات کروڑ چیف منسٹر کے ضافی اخراجات ہوئے ہیں جس میں گفٹس Gifts لکھے گئے ہیں۔ ان گفٹوں کی کوئی نشاندہی نہیں کی گئی ہے اور ٹرانسپورٹ' پتہ نہیں کہ یہ کس قسم کی ٹرانسپورٹ ہے اور کن کو ان گفٹوں سے نوازا گیا ہے۔ آیا کسی کو خوش رکھنے کے لئے یا کسی کو بندھن میں باندھنے کے لئے گفٹ مہیا کئے گئے ہیں تو سپلیمنٹری اخراجات جو آج پیش کئے جا رہے ہیں۔ وہ تو پہلے سے خرچ کر دیئے گئے ہیں اور اب ان کی منظوری دینے کا کیا فائدہ ہے؟ مقصد کیا ہے جناب اسپیکر میں ان الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس سپلیمنٹری بجٹ جو خرچ کئے گئے ہیں اس پر بات کرنے کے لئے وقت دیا ہے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر :- کوئی اور رکن جو سپلیمنٹری بجٹ پر بات کرنا چاہتا ہے؟ ورنہ ہم

رائے شماری کریں گے؟

سردار محمد اختر مینگل :- جناب اسپیکر جیسا کہ ہم نے کہا کہ یہ رقم پہلے سے خرچ ہوئی ہے اس کو اب اسمبلی میں پیش کرنے کا جواز نہیں ہے لہٰذا ہم متحدہ اپوزیشن کی طرف سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر سردار محمد اختر مینگل کی قیادت میں اپوزیشن کے موجود ارکان ایوان سے واکٹ آؤٹ کر گئے)

مسٹر کچکول علی (وزیر) :- جناب والا! اگر آپ آئین کو دیکھیں تو انہوں نے جو واک آؤٹ کیا ہے اس کے لئے کوئی وجوہات ہی نہیں تھیں۔

جناب اسپیکر :- آپ تشریف رکھیں۔

ضمنی مطالبات زر بابت سال ۹۳-۱۹۹۴ء پر رائے شماری

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (۳۰ کروڑ ۸۹ لاکھ ۶۲ ہزار ایک سو ۶۰ روپے) = /۳۰۸٬۹۶۲٬۱۶۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کیا جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "نظم و نسق عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے

ایک رقم جو (۳۰ کروڑ ۸۹ لاکھ ۶۲ ہزار ایک سو ۶۰ روپے) = /۳۰۸٬۹۶۲٬۱۶۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کیا جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "نظم و نسق عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ (۱۸لاکھ ۶۸ ہزار ۹ سو ۶۱ روپے) =/۱٬۸۶۸٬۹۶۱ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون کے لئے بسلسلہ مد "صوبائی آب کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی یہ ہے کہ (۱۸لاکھ ۶۸ ہزار ۹ سو ۶۱ روپے) =/۱٬۸۶۸٬۹۶۱ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون کے لئے بسلسلہ مد "صوبائی آب کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ (۱۰لاکھ ۳۱ ہزار ۲ سو ۴۵ روپے) =/۱۰٬۳۱٬۲۴۵ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ (۱۰لاکھ ۳۱ ہزار ۲ سو ۴۵ روپے) =/۱۰٬۳۱٬۲۴۵ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ
ایک رقم جو (۹۴ ہزار ۴ سو ۹ روپے) =/۹۴٬۴۰۹ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو
ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے
بسلسلہ مد "موٹر وہیکلز ایکٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ
ایک رقم جو (۹۴ ہزار ۴ سو ۹ روپے) =/۹۴٬۴۰۹ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو
ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے
بسلسلہ مد "موٹر وہیکلز ایکٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ
ایک رقم جو (۱ لاکھ ۱ ہزار ۷ سو ۴۷ روپے) =/۱۰۱٬۷۴۷ روپے سے متجاوز نہ ہو'
وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء
کے لئے بسلسلہ مد "دیگر ٹیکسز اور محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ
ایک رقم جو (۱ لاکھ ۱ ہزار ۷ سو ۴۷ روپے) =/۱۰۱٬۷۴۷ روپے سے متجاوز نہ ہو'
وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء
کے لئے بسلسلہ مد "دیگر ٹیکسز اور محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (۲ کروڑ روپے) =/۲۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۲ کروڑ روپے) =/۲۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (۵۱ ہزار روپے) =/۵۱،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "ایڈمنسٹریشن آف جسٹس) برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۵۱ ہزار روپے) =/۵۱،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "ایڈمنسٹریشن آف جسٹس) برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (۲ لاکھ ۸ ہزار ۶ سو ۴۸ روپے) =/۲۰۸'۶۴۸ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "نارکوٹیک کنٹرول" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۲ لاکھ ۸ ہزار ۶ سو ۴۸ روپے) =/۲۰۸'۶۴۸ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "نارکوٹیک کنٹرول" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (۳ کروڑ ۱۱ لاکھ ۵۴ ہزار ۲ سو ۲۳ روپے) =/۳۱'۱۵۴'۲۲۳ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "پبلک ہیلتھ سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۳ کروڑ ۱۱ لاکھ ۵۴ ہزار ۲ سو ۲۳ روپے) =/۳۱'۱۵۴'۲۲۳ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "پبلک ہیلتھ سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (۴ لاکھ ۲۸ ہزار ا سو ۱۲ روپے) =/۴۲۸٬۱۱۲ روپے سے متجاوز نہ ہو٬ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "شہری / ٹاؤن پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۴ لاکھ ۲۸ ہزار ا سو ۱۲ روپے) =/۴۲۸٬۱۱۲ روپے سے متجاوز نہ ہو٬ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "شہری / ٹاؤن پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (۱۶ لاکھ ۱۳ ہزار ۴ سو ۳۸ روپے) =/۱٬۶۱۳٬۴۳۸ روپے سے متجاوز نہ ہو٬ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "کھیل و تفریحی سہولیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۱۶ لاکھ ۱۳ ہزار ۴ سو ۳۸ روپے) =/۱٬۶۱۳٬۴۳۸ روپے سے متجاوز نہ ہو٬ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "کھیل و تفریحی سہولیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (۹ لاکھ ۱۸ ہزار ۲۶ روپے) =/۹۱۸،۰۲۶ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مال سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "سماجی تحفظ و سماجی بہبود" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۹ لاکھ ۱۸ ہزار ۲۶ روپے) =/۹۱۸،۰۲۶ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مال سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "سماجی تحفظ و سماجی بہبود" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (ایک کروڑ ۵۰ لاکھ روپے) =/۱۵،۰۰۰،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "قدرتی آفات و تباہ کاری امداد) برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (ایک کروڑ ۵۰ لاکھ روپے) =/۱۵،۰۰۰،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "قدرتی آفات و تباہ کاری امداد) برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (۴ لاکھ ۱ ہزار ۸ سو ۳۱ روپے) =/۴۰۱٬۸۳۱ روپے سے متجاویز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "اوقاف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۴ لاکھ ۱ ہزار ۸ سو ۳۱ روپے) =/۴۰۱٬۸۳۱ روپے سے متجاویز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "اوقاف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (۶۷ لاکھ ۴۰ ہزار ۶۷ روپے) =/۶۷٬۴۰٬۰۶۷ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۶۷ لاکھ ۴۰ ہزار ۶۷ روپے) =/۶۷٬۴۰٬۰۶۷ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (۹۰ لاکھ ۷ ۴ ہزار ۹ سو ۱۴ روپے) =/۹٬۰۴۷٬۹۱۴ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "پرورش امور حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۹۰ لاکھ ۷ ۴ ہزار ۹ سو ۱۴ روپے) =/۹٬۰۴۷٬۹۱۴ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "پرورش امور حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (٦ لاکھ ۱۱ ہزار ۲ سو ۳۹ روپے =/٦۱۱٬۲۳۹ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (٦ لاکھ ۱۱ ہزار ۲ سو ۳۹ روپے) /٦۱۱٬۲۳۹ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (۱ کروڑ ۱۱ لاکھ ۱۰ ہزار ۸ سو ۷۷ روپے) =/۱۱٬۱۱۰٬۸۷۷ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "دیہی ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (ا کروڑ ۱۱ لاکھ ۱۰ ہزار ۸ سو ۷۷ روپے) =/۱۱،۱۰،۸۷۷ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "دیہی ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (۱۹ لاکھ ۸۶ ہزار ۵ سو ۰۷ روپے) =/۱،۹۸۶،۵۰۷ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "صنعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۱۹ لاکھ ۸۶ ہزار ۵ سو ۰۷ روپے) =/۱،۹۸۶،۵۰۷ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "صنعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (۲ لاکھ ۵۱ ہزار ۵ سو ۷۱ روپے) =/۲۵۱،۵۷۱ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "اسٹیشنری اور طباعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۲ لاکھ ۵۱ ہزار ۵ سو ۷۱ روپے) =/۲۵۱،۵۷۱ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "اسٹیشنری اور طباعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپے) =/۱۲٬۵۰۰٬۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو٬ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد (لاء اینڈ آرڈر) برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپے) =/۱۲٬۵۰۰٬۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو٬ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد (لاء اینڈ آرڈر) برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (۲۵ کروڑ ۵۳ لاکھ ۴۷ ہزار روپے) =/۲۵۵٬۳۴۷٬۴۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو٬ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "سوشل سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۲۵ کروڑ ۵۳ لاکھ ۴۷ ہزار روپے) =/۲۵۵٬۳۴۷٬۴۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو٬ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "سوشل سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو (۲۱ کروڑ ۳۰ لاکھ ۶۴ ہزار روپے) =/۲۱۳٬۰۶۴٬۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو٬ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون

۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "اکنامک سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

ایک رقم جو (۲۱ کروڑ ۳۰ لاکھ ۶۴ ہزار روپے) =/۲۱۳٬۰۶۴٬۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کے لئے بسلسلہ مد "اکنامک سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- تحریک منظور ہوئی اور ضمنی بجٹ برائے سال انیس سو ترانوے' چورانوے منظور ہو گیا۔ (ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر :- جو معزز اراکین سالانہ بجٹ ۹۵-۱۹۹۴ء کے بحث مین حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اراکین اپنا نام سیکریٹری اسمبلی کو لکھوادیں۔
اب سرکاری کارروائی برائے قانون سازی ہے۔ وزیر خزانہ مسودہ قانون نمبر ۹ پیش کریں۔

حاجی شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت میں بلوچستان مالیاتی مسودہ قانون مصدر ۱۹۹۴ء پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر :- اب وزیر خزانہ مسودہ قانون نمبر ۹ کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

بلوچستان میں مالیاتی مسودہ قانون مصدر ۱۹۹۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر :- تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ
بلوچستان میں مالیاتی مسودہ قانون مصدر ۱۹۹۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :- اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۲۳ جون ۱۹۹۴ء (سہ پہر) ۳ بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے)

اسمبلی کا اجلاس چار بج کر پندرہ منٹ (سہ پہر) پر مورخہ ۲۳ جون ۱۹۹۴ء بروز پنج شنبہ تین بجے (سہ پہر) تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

An agreement male this 24th day of December, 1928 between the Secretary of State for India in Council (hereinafter referred to be the Secretary of State which expression shall include his successor in office and assigns where the context so admits) of the one part and the Municipal Committee of Quetta (hereinafter referred to as the Municipal so admits of the other part.

Where as the existing water supply of Quetta was originally arrived from the flow over a small dam at the head of Urak Valley flow was led through a masonry channel in to a filter chamber of Quetta City and Cantonment drinking water supply and where after Passing into the aforesaid filter chamber the water was led by of by a combination of any two or all of the following thr hods to wit by means of a 12" main and later a 10 main into a section chamber whence it was led off in two seven inch mains to a section chamber whrnce it was led off in two seven inch mains to Quetta City and Cantoment or by means of a 10 main and later 8 mains to clear water reservior whence it flowed through on 8 main to the aforesaid junction chamber whence it was led off in the aforesaid seven inch by passes from the aforesaid filter chamber direct the aforesaid 7 main by it was eonvey to Quetta City and Cantoment. All the works in connedtion with the said water supply belong Secretary of State who main tained the same and supplied the water to the Municipality at two annas per thousand gallons.

And where as recently found expedient to incesass the existong water supply and it was agreed between the part 12 Hose cor pipe should be laid conne cting the said Head Work at Urak with as a Cantoment reserviors and that the clear water reservi or should be relined and new wells sunk at Chashma Tangi and a n reservior should be provided (whieh new works excep relined reservior at Urak, are hanaln after referrred to as a Cont·ment works) and where as the joint works where carried out by Secretory of state as a Military Work under the direction of the Chief Engineer, western Command, and it was agreed between the parties hereto that the cost of the joint works should be borne by the Municipality and the Military Authorities in the following proportions viz.

The Munici pality. 1/3rd.

The Military Authorities. 2/3rd.

Muni cipality should, in addition pay to the said Sacretary of State in respedt of Departmental charges or estab-

lishmebt, tools and plant and aualit, 5% on the cost of pipes and 24 $\frac{1}{2}$ on the cost of other works.

And where as all the works in the combined irs tallataion (other then the joint works) helong solely to the Secretary of State and are oalled the non-joint works and are classified into two ups to wit firstly those works which are essential to the efficient operation of the installation (hereinafter called the essential Non joint weeks and detailed in the attached Schedule and shown disgramatically on the attached plan) and secondly these works which are nit essential to the efficient operation of the installation (hereinafter called the
Essential Non joint works).
Now these presents witness and it is here by mutually agreed between the parties hereto as follows:-

Article. 1.

The joint works (which shall not, however, ne deemed to the said relined reservoir at Urak) shall belong to the parties liereto in proportion of 1/3rd to the Municipality and 2/3rd to the Secretary of state.
The Non joint works shall belong solely to the secretary of state but if any renewal alteration, addition or improvement is carried out to any essential Non joint work or any part thereof,
involving the reconstruction of the whole of such works or the aforesaid part thereof, tow ares the cost of which the Muni cipality pays a contribution as detailed in articles 2 below, the such added to or improved essential Non Joint work shall thereby joint work and shall belong to the parties hereto in the said proportion of 1/3rd ; to the Municipality and 2/3rd: to the secretary of state.

Article. 2.

The cost of renwals, aterated ons, additions and improvements of the join works and Essential Non joint works of any part there of the Municipality and 2/3 by the secretary of state. The Municipality will also pay on account of Departmental chase as 24 or such their rate for he time brief enforce of their share of the above costs, it no expeli ture on sudhm renewals, alterations, additions and improvement shall be unfluertaker without the prior consent in writen fo the parties breste providel that may be and renwaln necessary to maintain an officien water supply (as to widh the devision of the cheif En-

ginear, Western command shall be final) and be put in hand forthvith by the secretary of state in which case the work shall be paid for on the basis afors said, subject to the proviso that for renowise of Essential. Non joint works costin less then Rs. 3000/= the Municipality will not be called upto pay a share. The cost fo renewals, alterations, addition ons and improvement to the Non Essential Non Joint Workss shall be brone solely by thesecretary of state and the Municipality shall have no say or intarest on such renewals, alterations, additions or improvements as the secretary of state may choose to make therein.

Article 3.

Teh whole of the works both Joint and Non Joint shall be solely controllsd, maintained and operated by the Secretary of state at his own expens. The Municipality, however, shall have free accoss to the whole of the joint works and Essential Non Joint works through theird duly appointed representative for pucpose of inspection.

Article 4.

The Municipality shall be entilled to receive the following supply of water per diem from either or both the work and Chashna Tani system as may arraned by the secretary of state.

In peaos time. 6:5 Lakhs or allons.
To Millicatuion. 6 Lakhs of allons.
Provided always that if this amount exceeds 1/3rd of the total available supplay from the joint works the allotments shall be decimed under the proivisions of classe 8 hereof.

Article 5.

The Municipality shall pay to the secretary of state in reports of both water supply systems and in supersession of the existins are an ements, the followin chares for maintenance and working expenses wihtout prejudice to article 2 hereof:-

(a) For years in which the booked total expenditures on the maintanence and working expencses of joint and Essential Non Joint Works is Rs. 53,000/00 or less for the year as fixed lumpsum annual payment of Rs. 22,000/00 which represensts the Municipality share of these chares less or the amount of water supply to that body.

(b) For years in which the booked total expanditure on the maintances and working expense rises above the figure of Rs. 53,000/00 of rthe year, the Municipality shall pay

annually in addition to the fixed lump sum referred to above share of the additionsal maintance chare as which shall be 65/220th of the difference between the actual expenditure and Rs. 53,000/00.

Article 6.

The said lump sum payable annually by the Municipality under article 5 here of shall be reduced proportionatdy *by as and of a payment of reate) if the averaed daily supply in any years falls short of the supply mentioned in Article 4 therfore provided thaat the shortase of supply is not done to natural. Causes in the water sources etc: to a redaction is the amount of water haanded to the joint, works at the soung of supply (as to which the decision of the Cheif Engineer Western command shall be filled in which acase the fixed char as shall hobaid in full.

(i) The Revanye Comanissioner is Baluchistan (who shall be chairman with costainvotey)

(ii) The Cheif Engineer, Western Command and secretary to the Hand to the agent to the Governor General in Balochistan in the police works Departemnt.

(iii) An Officer to be nominated by the General Officer commandin Balochistan District.

(iv) An representative to be nominated by the Quetta Municpality.

There shall be form a qquorum and the Board may make Rules to reulate which procedines.

Articles. 8.

Without prejutice to the aenorlity of articles hereof the Board referrel to in article hereof shall have power to deal with:-

(a) Question of distrilution of water when these involve on flietion calcium betweenthe parties hereto.

(b) Joint firo procontions.

(c) Allocatien of ainhenance chan and ----------- to the proportion laid down in article 5here of.

(d) Any othere appeal afainst the finding of the Board shall-lie Baluchistan (if loderd within 60 days thereof) whose decisi shall be final and binding on the partties hereto.

In withness whereof.

Secretary to Government of India in the Any Department by the order and direction of the Governor General in ouncil aac-

tion in premişes for and on behalf of the secretary of state for India in Council has set his hand this day a year first before written and the said Municipal commttee of Quetta have caused their coomon seal to be affixed pursuant to a resolution of the comdttee passed on the 2nd day of september of the years are thousand nine hundred and twentysix.

Siened by Secretary to the Government of Indiaa in the Amy Department by the orcer and direction of the Governor General in Jindia in Counil acting in the prcimese for and on behalf of the securatry of state for India in Council or the presence of/

The Common seal of the Municipality of W be the was hereto affixed in pursauance of a resolution of the committee passed on the 2nd day of september of the year and thousand nine hundred and twanty six in the presence of.

Chairman.

Singed by Member

THe political Agent

Sd/- W.S.A.A.KHAN

The assistant Municipal secretary Quetta.

15.3.1932

That the supplementary draft arrement for the supply of water by the M.E.S to the Quetta Municipality ammended by L.K Khusi Ram, B.A. LL.B, and passod by the stming committess by approved.

Whereoas an agreement detel the 24th day of December, 1928 (hereinafter called the Principal Agreement) made between the Secretary of state for India in council of the one part and the Municipal Committee, Quetta for the otherpart is subsisting between the parties for the purpose of water supply, and whereas it has been found possible to increase temporarily the water supply to the Municiplaity by 4 Lakh of gallond daily, which the Municipala Commdttoe Quetta has agreed to take over, now this supplementaal agreement made this 15th day of Maroh, 1932 between the aforesaid parties withessth as under:-

(1) (a) So long as the Secretary of state in able to give a supply of water to the Municipality over and above 6.5 Lakhs of gallons per day mentioned in the Muincipal agreement the Municipality will take a supply upto a total of 10.5 lakhs a day and the lump sun payable annually by the Municipality under the Principal Agreement shall be increased by.Rs. 6,800/00 making a total annual payment

of Rs. 28,800/00 provided always and it is hereby made available for use by the Municipality. The Municipality shall make the above metntioned lump sum payment even although for any reason they take less than 10.5 lakhs gallons daily. And provided further that in the event of the secretary of state being unalko to keep up the additional supply of 4 lakah gallons --

for each day on which the supply made available is reduced below the above mentioned 4 lakhsh by on/two/three or four lakhs gallenrs respectively.

(1) (b) Subject as aforesaid to calause (1) (a) above the Quetta Municipality shall be entitled to use the whole share of the water allotted to them.

(2) The extra supply hereby revided for is no way to limit the power of the secretary of state under the provisions of the Principal Agreement to allot for the use of the Municipality a smaller quantity of water then the 6.5 lakhsh of gallons referred to in the Principal Agreement.

(3) The above rate of payment is temporary and is liable to revision by the secretary of state subject to or month is notic should the secretart of state able to prove to the satisfaction of the political Agent and and Chairman of the Municipality that the extra is unremunerative in which case the said secretary of state shall be entitled to fix a revised rate of payment sufficient to allow the secretary of state a fair return but no revision shall be claimable under this clause for at least one year from the data hereof.

(4) Subject an aforesaid the principal Agreement shal roquiro in full force and effect. The terms of this agreement shall retro spectively apply an from 6th August, 1931.

Signed by G.R. Totaram socrstary to the Government of India in the Army Department by the order and direction of the Governor General in India in Council acting in the premises or and on tohalf of the secretary of state for India in Council in the presence of A. D due Personal Assistant to teh securtary to Govt of India Army Deptt:

The common seal of the Quetta Municipality was hercom be affixed in pursuance of resolution No.1 of srd: Septemebr, Secretary, Quetta.

Sd/- E.T.R Wichham	Sd/- Khushi Ram
Major	Pleader

GOVERNMENT OF BALUCHISTAN

LOCAL GOVERNEMENT, RURAL DEVELOPMENT AND AGROVIDCSU DEPARTMENT.

(LOCAL GOVERNMENT WING)

Dated Quetta, the 14th September, 1947/

NOTIFICATION

No/ 11-214/73/FLGB. In exercise of the power conferrned on him by section C of the people's Local Government Ordinance, 1979, the Governor of Baluchistan is pleased to declare the locality described in the secledul as Urban Areas for the Purpose of recovery of octroi by the people's Municipal Committee, Quetta.

SCHEDULE:

NORTH:

Staries from the Junction of Samungli Road and Lora Nadi and will run along the Samungali Road upto the Centenment --------------- Pillar No s. 7AF, 6AF and 5AF where to will join the existing loundary for the purpose of octroi.

WEST:

Start from the Irrigation Colony and will run along Sariab Road upto Zangi lora Forest Road and will move along this road upto the junction of Brewery Road and will gurn toward west along Brewery Road·upto Lora Nadi Bridge and will pass along lora Nadi in northern direction upto its crossin with samungli Road.

SOUTH

Starts from the junction of Kacha Road passing over the Karez at the end of Trenching Ground and will run along the Karez

towards west passing through killi Lower Kaez sariab road area irrigation colony.

EAST:

Starts from the Kacha Road, passing over Karez at the end of Trenching Ground and will run towards North along the foot of Hudar hills includi Marriabad and nasirabad area and will run upto the lundary pillary No. 65.

By ORDER: OF THE GOVERNOR ALUGCHISTAN

Shecem lashid Ahmad,

Secret : a Local Government, Rurl

Develo : nt & Agrovilles Department,

Governer : it of Baluchistan, Quetta.

No: 11-214/73/FLGB-1129-43 Dated Quetta: ie 14th September, 1974.

Coy of forwarded to the:-

1- All administrative Secretaries in Baluchistan.
2- Director, Local Government in Baluchistan, Quetta.
3- Commissioner, Quetta Division, Quetta
4- Deputy Commissioner, Quetta-Pishin, Quetta.
5- Administrative, People's Municipal --- mittee, Quetta.
6- --------- Government Printing Press, Quetta or pubication in the next ----------------------------------.
7- News raditor, Pakistan Broadcasting porartion, Quetta.
8- Director, Public Relation, Baluchistan Quetta.
9- Private Secretary to the Minister Cal Government.

Khuda Nazzar Jaan

Secretary,

Provincial Local Government,

Board.